بھٹکل کے نوائط کی زبان

(۲)

از: جناب ڈاکٹر حامد اللہ صاحب . ندوی - (بمبئی)

(۴) صوتیات: جیسا کہ گریرسن نے لکھا ہے بھٹکلی یا نائطی زبان کوکنی زبان ہی کی ایک شاخ ہے چوں کہ سالہا سال سے یہ ایک ایسے علاقہ میں بولی جاتی رہی کہ جہاں کے غیر مسلم کنڑی بولتے ہیں اس لیے ہونا تو یہی چاہیے تھا کہ اس پر کنڑی زبان کے اثرات زیادہ ہوتے مگر تجزیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زبان پر کنڑی زبان کے اثرات کا دور دور تک پتہ نہیں بلکہ اس کے برعکس قدم قدم پر کوکنی اور مراٹھی کے اثرات زیادہ دکھائی دیتے ہیں۔

نائطی اور مراٹھی دونوں زبانوں کے صوتی ڈھانچے کا مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں کی بول چال کی آوازیں ایک ہی ہیں اس لیے ان دونوں کے مصوتے اور مصمتے بھی یکساں ہیں چوں کہ ان سارے مصوتوں اور مصمتوں کو صحت کے ساتھ ادا کرنے کی اردو فارسی حروف میں پوری پوری صلاحیت موجود ہے اس لیے نائطی زبان کے لکھنے والوں نے تحریر میں اپنی زبان کی آوازوں کی ترجمانی کے لئے اردو فارسی کے مروجہ حروف کو کافی سمجھا "عرب تامل" اور "عرب ملیالم" کی طرح کسی نئی علامت یا حرف کا اضافہ نہیں کیا۔

البتہ مراٹھی میں بعض مصمتی آوازیں ایسی ہیں کہ جن کے لئے خود مراٹھی میں بھی الگ علامتیں نہیں ہیں صرف بولتے وقت ان کے فرق کو محسوس کیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر مراٹھی کی حسب ذیل

علامتوں کو لیجئے۔ (च) (ज) اور (झ) یہ علامتیں بہ یک وقت چھ آوازوں کی ترجمانی کرتی ہیں، جن کو صوتی رسم خط میں اس طرح لکھا جا سکتا ہے:

۱۔ च = /c/ (تس) جیسے تسال (چال) تسوک (چوک)

= /č/ (چ) جیسے چار، چالیس

۲۔ ज = /z/ (ز) جیسے زا (جا) زاگا (جگہ)

= /ǰ/ (ج) جیسے جگ، جیون

۳۔ झ = /zh/ (زھ) جیسے زھاڑ (جھاڑ)، زھوٹ (جھوٹ)

= /ǰh/ (جھ) جیسے ماجھا (میرا)

ناٹکی زبان میں مراٹھی کی طرح ان دو دو آوازوں کے لئے ایک ایک علامت سے کام نہیں لیا گیا ہے۔ بلکہ ان آوازوں کے مطابق ان کی علامتیں بھی الگ الگ رکھی گئی ہیں چنانچہ اس میں ان چھے آوازوں کی ترجمانی اس طرح سے کی گئی ہے:

/c/ = /س/ جیسے ایک کس (ایکچ) (ایک ہی)

/č/ = /چ/ جیسے چوویس (چوبیس)

/z/ = /ز/ جیسے آز (آج) زاگنا (جاگنا)

/ǰ/ = /ج/ جیسے جیو (جان)

/zh/ = /زھ/ جیسے زھوٹ (جھوٹ)، زھاڑ (جھاڑ)

/ǰh/ = /جھ/ جیسے جھونپڑی (جھونپڑی)

اور یہ فرق محض مراٹھی اور کوکنی کے دیسی الفاظ کی تحریر کی حد تک ہے۔ عربی فارسی اور اردو الفاظ کے سلسلے میں یہ تفریق نہیں کی گئی ہے ان کی تحریری صورت وہی ہے جو ان زبانوں میں مروج ہے۔

اس سلسلہ میں ایک اور آواز کی بھی نشاندہی کی جا سکتی ہے جو مراٹھی میں ہکاری اور ناٹکی زبان میں سادہ اور وہ ہے۔ (ळ) جو ناٹکی زبان میں (ل) کی صورت میں ملتی ہے جیسے:

پھول: فول۔

پھترے: فاتھرے۔ (پتھر)

پھاڑنے: فاڑنے۔ (پھاڑنا) وغیرہ۔

لیکن اس سلسلہ میں یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ آواز کب اپنے اصل روپ میں رہتی ہے اور کب (ف) کی صورت میں بدل جاتی ہے کیوں کہ پیش نظر نمونوں میں ایسی مثالیں بھی ملتی ہیں، جن میں /پھ/ علامت اور آواز دونوں اعتبار سے اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔

نائطی زبان میں ایک اور آواز بھی ہے جو اردو فارسی میں نہیں اور وہ ہے /آا/ اس کیلئے وہ فی الحال تحریر میں /ن/ ہی کو استعمال کرتے ہیں۔ لیکن وہ اس سے مطمئن نہیں ہیں بلکہ زبان میں /ن/ اور /آا/ کے فرق کو باقی رکھنا چاہتے ہیں۔ شاید آئندہ اس کے لئے (ن) میں ہی تصرف کرکے ایک نئی علامت بنائیں۔

صرف ونحو: چونکہ صوتی اعتبار سے اس زبان کی بعض آوازیں مراٹھی زبان کی آوازوں سے ملتی جلتی تھیں اس لئے ہم نے نائطی زبان کی مذکورہ بالا آوازوں کا تجزیہ مراٹھی آوازوں کو بنیاد بنا کر کیا ہے۔ ورنہ اصولی طور پر صرف ونحو کے اعتبار سے یہ اپنے طرز کی ایک مخصوص زبان ہے اور اس کے اکثر قواعد بھی مختلف ہیں۔ اس لئے ہم یہاں کسی دوسری زبان کو بنیاد بنائے بغیر ہی اس زبان کا ایک اجمالی صرفی ونحوی خاکہ پیش کر دیتے ہیں تاکہ اس کی ایک ہلکی سی تصویر قاری کے ذہن میں خود بخود ابھر آئے۔

(۱) اسماء اور ان کی حالتیں: الفاظ شماری سے معلوم ہوتا ہے کہ نائطی زبان میں اسماء کا جو ذخیرہ نوے فیصد عربی فارسی پر مشتمل ہے یا اسماء جملوں سے الگ مطلق الفاظ کی صورت میں تو اپنی شکل میں ملتے ہیں لیکن جوں ہی وہ جملوں کا حصہ بننا شروع ہوتے ہیں قواعد کے اثر سے ان کی صورت بدلنے لگتی ہے اس وقت چونکہ ہمارے سامنے زیادہ مثالیں نہیں ہیں اس لیے اس زبان میں ان اسماء کی محرف (OBLIQUE) صورتوں کا پورا پورا تجزیہ ناممکن ہے البتہ مختصراً اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ مراٹھی اور کوکنی کی طرح اس زبان میں بھی اسماء کی محرف صورتوں کا دارومدار ان اسماء کے آخری حروف (ENDINGS) پر ہوتا ہے انہی کے مطابق یہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔

علاوہ ازیں اس زبان میں اسماء کی وہ ساری حالتیں ملتی ہیں جو اور مروجہ زبانوں میں پائی جاتی ہیں ان حالتوں کی نشاندہی کے لیے جو لاحقے استعمال ہوتے ہیں وہ ذیل کی تفصیل سے ظاہر ہیں۔ یہ لاحقے عربی فارسی اسماء کے ساتھ بھی جوں کا توں رہتے ہیں۔ بعض اوقات ان اسماء کا حرف روپ تھوڑا سا بدل جاتا ہے۔

حالت	لاحقہ	مثال
۱۔ فاعلی حالت (Nom.)	—	—
۲۔ مفعولی حالت (Acc.)	اک: (کو)	عواماک (عوام کو) اخباراک (اخبار کو)
۳۔ آلی حالت (Inst.)	کڈے: (سے)	حکومت کڈے (حکومت سے) اللہ کڈے (اللہ سے)
	ین: (سے)	تلاوتیں (تلاوت سے) مناسبتیں (مناسبت سے)
۴۔ مفعول ثانی (Dat.)	—	—
۵۔ استخراجی حالت (Abl.)	ٹکون: (سے)	لاہور ٹکون (لاہور سے) میدان جنگ ٹکون (میدان جنگ سے)
۶۔ اضافی حالت (Gen.)	چو: (کا)	آدم چو پتلا (آدم کا پتلا)
	چی: (کی)	رسول چی محبت (رسول کی محبت)
	چے: (کے)	حدیث چے خلاف (حدیث کے خلاف)
۷۔ ظرفی حالت (Loc.)	آت: (میں)	قرآنات (قرآن میں) دنیات (دنیا میں)
	آر: (پر)	وقتار (وقت پر) موقعار (موقع پر)
۸۔ ندائی حالت (Voc.)	ارے: (اے)	ارے انسان (اے انسان)

۲۔ حروف جار: (Post-Positions) اوپر اسماء کی حالتوں کی نشاندہی کے سلسلے میں کچھ حروف جار کا تذکرہ ہو چکا ہے لیکن ان کے علاوہ بھی بعض اور حروف جار ملتے ہیں جو ان اسماء کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں ان میں سے چند یہ ہیں۔ یہ عربی فارسی حروف کی طرح اسماء کے ساتھ بلا واسطہ استعمال ہوتے ہیں مراٹھی اور اردو کی طرح ...

بتھرے بتر (اندر) اسلام آباد بتھر (اسلام آباد کے اندر)
بھائرے باہر (باہر)
سائیں (سامنے) حضرت آدم سائیں سجدہ کرا (حضرت آدم کے سامنے سجدہ کرو)
پائیر (پیچھے) پشت پائیر (پیٹھ کے پیچھے)
خال (نیچے)
اوپرے اُپّرے ور (اوپر) نوشتہ تقدیر اوپر (قدرت کے لکھے پر)
سبب (لئے، واسطے) نوائط برادری سبب (نوائط برادری کے لئے)
بگلا (نزدیک) ابوجہل مجسم نور بگلا رہا دیکے باوجود (ابوجہل مجسم نور کے قریب رہنے کے باوجود)
دور (دور) گاؤں دور (دیس سے دور)
فوڑے (پہلے) سنہ ۱۹۱۲ء فوڑے (سنہ ۱۹۱۲ء کے پہلے)
مگ (بعد) تلاوت قرآن پاک مگ (تلاوت قرآن پاک کے بعد)
سرین (ساتھ) دعائے خیر سرین (دعائے خیر کے ساتھ)
پاسوں (سے) ذکر الٰہی پاسوں غافل زالو (ذکر الٰہی سے غافل ہوگئے)

۳۔ صفات: نائطی زبان میں عربی فارسی اسماء کے ساتھ عربی فارسی صفات کا استعمال تو عام ہے ہی لیکن ایسی مثالیں بھی ملتی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ عربی فارسی اسماء کے ساتھ نائطی صفات بھی استعمال ہوئی ہیں، صفات ذاتی کے ساتھ بھی اور صفات عددی کے ساتھ بھی۔ اور یہ صفات اردو اور مراٹھی کی طرح اپنے موصوف سے پہلے ہوتی ہیں۔

(الف) صفت ذاتی: نوّے سفیر (نئے سفیر)
وڈی ضرورت (بڑی ہوئی ضرورت)

(ب) صفت عددی: دونے چیزو (دو چیزیں)
سہ آیات (تین آیتیں)

منگلو خاندان (سامیے خاندان)

بعض مثالوں میں صفات عربی فارسی اور اسمار نائکی بھی ہیں:

دریائی مہاورا (دریائی مچھلی)

حوصلہ مندہانشین (حوصلہ مند لوگ)

ہزاروں مانسا (ہزاروں آدمی)

۴۔ ضمائر: نائکی زبان کے ضمائر کا ڈھانچہ اس کا اپنا ہے، یہ تھوڑے بہت مراٹھی اور کوکنی ضمائر سے تو ملتے ہیں۔ لیکن عربی فارسی کا ان پر مطلق اثر نہیں ہے۔ چوں کہ ہم نے نائکی زبان کو ایک مستقل زبان فرض کر لیا ہے اس لئے سہولت کی خاطر اس کے اہم ضمائر کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے:

الف ضمائر شخصی (PERSONEL PRONUMS)

	واحد	جمع
متکلم	میں (میں)	امیں امی (ہم)
حاضر	تو توں (تو)	تمیں (تم)
غائب	تیں تو (وہ)	تیں (وہ)

(ب) ضمائر موصول (RELATIVE PROMOUMS)

جے (جو)

(ج) ضمائر استفہامیہ (JMTERRQGATIVC PRONOUMS)

ذی روح کون کونی (کون) غیر ذی روح کا (کیا)

فاعلی، مفعولی اور اضافی حالت میں یہ ضمائر جو روپ اختیار کرتے ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل نقشے سے ظاہر ہوگی:

(الف) ضمائر شخصی		فاعلی حالت	مفعولی حالت	اضافی حالت
متکلم	واحد	میں (میں)	ماکا (مجھ کو)	موزہ (میرا)
	جمع	امین (ہم)	امکاک (ہم کو)	امچو (ہمارا)

حاضر	واحد	تو (تو)	توکا (تجھ کو)	توزو (تیرا)
	جمع	تمیں (تم)	توکا (تم کو)	تمکا (تمہارا)
غائب مع اشارہ	واحد	توَ (وہ)	تیرکا (اس کو)	تیزو (اس کا)
	جمع	تو (وہ)	تینکا (اُن کو)	تینچو (اُن کا)
		ھیں (یہ)	ہینکا (اِن کو)	ہینچو (اِن کا)

(ب) ضمائر موصولہ:

واحد	جے (جو)	جے کونا (جس کو)	جے کونا چو (جس کا)
جمع	” ”	” (جن کو)	” (جن کا)

(ج) ضمائر استفہامیہ:

واحد	کون (کون)	کونا (کس کو)	کوناچو (کس کا)
جمع	”	” (کن کو)	” (کن کا)

۵۔ اسماء و صفات کے بعد ہر زبان کے افعال کا ڈھانچہ عدد جنس اور زمانے کے اختلاف کی وجہ سے اپنا ایک مفصل نظام رکھتا ہے، اس وقت چونکہ ہمارا مقصد نائطی زبان کا صرف ایک اجمالی خاکہ پیش کرنا ہے اس لئے ہم اِن افعال کی تفصیلات میں جا نہیں سکتے۔ تقریب ذہن کے لئے اس قدر صراحت کر دینا کافی ہوگا کہ نائطی زبان کے افعال کا نظام بھی کم و بیش مراٹھی اور کوکنی جیسا ہی ہے، ماضی، حال، مستقبل، امر، نہی، فاعل، مفعول، غرض کہ مختلف افعال کی مختلف صورتوں کے لیے عدد اور جنس کے حساب سے ان کے اپنے مخصوص لاحقے ہیں جن کے مصدر کے ساتھ علامت مصدر ہٹا کر، اضافہ کرنے سے مذکورہ افعال حاصل ہوتے ہیں البتہ یہاں یہ واضح کر دینا ضروری ہے۔ کہ نائطی زبان میں فارسی اردو مصادر کے ساتھ بھی اِن لاحقوں کا استعمال ملتا ہے چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

فرمودن (فرمانا) فرموتا اللہ فرموتا۔ (اللہ فرماتا ہے)

	فرموتے	رسول فرموتے	(رسول فرماتے ہیں)
	فرموتات	عمر فرموتات	(عمر فرماتے ہیں)
گذشتن (گذرنا)	گذروتا	ایک زمانہ گذروتا	(ایک زمانہ گذرا)
	گذرلے	جیلانی پے والد گذرلے	(جیلانی کے والد گذر گئے)
	گذرلی	لمبی مدت گذرلی	(لمبی مدت گذری)

اِسی طرح اِس میں عربی فارسی الفاظ کے ساتھ نائطی زبان کے معاون افعال (AUX-ILARY VERBS) کا اضافہ کرکے مرکب افعال بنانے کی مثالیں بھی موجود ہیں: جیسے

کرنے (کرنا)	تصور کرتاؤں	ایں مناسب تصور کرتاؤں	(ہم مناسب سمجھتے ہیں)
	شروع کرتات	قرآن سرین شروع کرتات	(قرآن سے شروع کرتے ہیں)
رھنے (رہنا)	مشغول رہایا	ذکر الٰہی بھتر مشغول رہایا	(ذکر الٰہی میں مشغول رہو)
	مبتلا کرنے رہاتات	وساوس بھتر مبتلا کرنے رہاتات	(وسوسوں میں مبتلا کرتا ہے)
(رہونا)	انتظار ہوتو	اللہ جی مرضی جو انتظار ہوتو	(اللہ کی مرضی کا انتظار تھا)
	زوردار ہوتو	فرقہ دارانہ ذہنیت زوردار ہوتی	(فرقہ دارانہ ذہنیت زوروں پر تھی)
ہونے (ہونا)	نازل زالا	قرآن نازل زالا	(قرآن نازل ہوا)
	غافل زالو	ذکر الٰہی پاسون غافل زالو	(ذکر الٰہی سے غافل ہوا)

۶۔ متفرق اور حروف (PARTICLES) اثبات: اشے (ہے، ہیں) نفی: نا ہیں (نہیں) عطف: انی (اور) لیکن (لیکن) ورنہ (ورنہ)، باوجود (باوجود)، خواہ (خواہ) ربط: کہ (کہ)، تشبیہ: اشی (ایسا) تشی (ویسا) کشی (کیسا) جشی (جیسا) وغیرہ

۷۔ اوزان (METERS) نائطی زبان میں نثر کی طرح نظم بھی کافی مقبول ہے۔ لیکن اِس وقت اِس زبان کی نظموں کے جو نمونے ہمارے سامنے ہیں ان کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زبان کے شعری ڈھانچے پر مراٹھی کو کنی کا مطلق اثر نہیں ہے بلکہ وہ سرتاسر فارسی اور اردو

عروض سے متاثر ہے۔ اور اس کے اصنافِ سخن بھی وہی ہیں جو فارسی اور اردو کے ہیں۔

(۵)

نائطی زبان کے متعلق اِن ساری تفصیلات کے باوجود یہ واضح کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ نوائط برادری کی موجودہ نسل اپنی اس زبان کو، اپنی مخصوص ثقافتی قدروں کی ترجمانی کیلئے عربی فارسی رسم خط میں ہمیشہ کے لئے نہ صرف زندہ رکھنا چاہتی ہے بلکہ اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کرکے اس کو مقبول عام بھی بنانا چاہتی ہے۔ اسی لئے اس کی یہ پوری۔ پوری کوشش ہے کہ اِس زبان کی مزید اصلاح و ترقی کی خاطر جس گوشے سے جو تعاون بھی ملے اس کو بخوشی قبول کیا جائے۔ اور اگر اس میں کچھ خامیاں ہوں تو ان کو دور کرنے کا راستہ بھی نکالا جائے اس کے لئے انھوں نے وقتاً فوقتاً اپنے تعلیم یافتہ نوجوانوں اور بزرگوں کو دعوت بھی دی ہے۔ چنانچہ نقش نوائط کے پہلے ہی شمارے میں "نوائط بھاسیت الفاظ چو صحیح استعمال" کے عنوان سے ایک نوٹ ہے جس کا خلاصہ یہ ہے :

" نوائطی زبان کا اب تک کوئی باقاعدہ گرامر نہیں ہے جس کی وجہ سے بعض الفاظ کے استعمال میں ایک بے قاعدگی سی دکھائی دیتی ہے، اب تک ہم اپنے بزرگوں کی تحریر کو نمونہ بنا کر اسی کے مطابق لکھتے آئے ہیں اور آج کل اکثریت جس انداز سے لکھتی ہے وہ تھوڑا مختلف ہے اسی طرح قدیم اور جدید دور کے مختلف اہل قلم حضرات نے بعض الفاظ کا مختلف طریقے سے جو استعمال کیا ہے اس کا ثبوت ہمارے پاس موجود ہے لہٰذا یہ رائے قائم کر لینا کہ فلاں لفظ صحیح اور فلاں غلط ہے درست نہیں ہے۔ بفرض محال اگر چند الفاظ قدیم نوائطی زبان میں ایک مخصوص طریقے پر لکھے ہوئے ملیں اور جدید دور کی عام اصطلاح میں ان کا استعمال دوسرے طریقے پر ہوتا ہو تو اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ بدلے ہوئے حالات کے تحت ان تغیرات کو اپنانا پڑا اور انہی کو بہتر سمجھا گیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی متعدد الفاظ ایسے ہیں کہ جن کا استعمال کسی خاص اصول کے تحت نہیں ہو رہا ہے، چنانچہ زیر مطالعہ اخبار میں بھی آپ دیکھیں گے کہ ایک ہی لفظ مختلف طریقوں

سے لکھا گیا ہے جیسے بھتر اور بتر، سری اور سرین وغیرہ ہم نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے اور بہت ممکن ہے کہ کوئی ایک موقف اختیار کرنے تک ہم ایسے ہی کرتے رہیں۔ ہماری زبان کے اہل قلم حضرات سے گزارش ہے کہ زبان اور الفاظ کے صحیح استعمال سے متعلق ہمیں اپنے مفید مشوروں سے نوازتے رہیں بہرحال مستند ذرائع سے الفاظ کے صحیح استعمال کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی ہماری کوشش جاری رہے گی۔ ہنالعلی زبان کے مذکورہ بالا لسانی خاکے کی مزید تفہیم کی خاطر اس زبان کی نثر و نظم کے چند نمونے ذیل میں درج ہیں:

۱۔ اللہ فرموتا

(۱) اے محمد تو میں سانگا تو اللہ ایک کس واٹے (۲) اللہ بے نیاز واٹے (۳) تیکا چڑویں ناہیں انی نہ لتو کو نیا جو چڑو واٹے تیجے ماں باپ کو کون ناہیں) (۴) انی نہ تیجی کو نیوں برابری کرنلو واٹے۔

سورۂ اخلاص مکہ معظمہ بھتر نازل زالی چار آیتوا شے، جیت توحید جو بیان اشے شانِ نزول ہو گہ مکہ جے کفاران یہودی بھکونچاں تیں رسول اللہ کڑے بار بار بوتے ہوتے کہ تو جو اللہ کون، نعوذ باللہ، اللہ جو نسب نامہ کا اشے، تیجے سرین کون کون وائیت، ہیں سوالاں مگ ہی سورۃ نازل زالی، ہی سورۃ ابجون کفار مکہ خاموش زالے (نقش نوائط نمبر ۵)

۱۔ اللہ فرماتا ہے۔

(۱) اے محمد تم کہو وہ خدا ایک ہی ہے۔ (۲) اللہ بے نیاز ہے (۳) اس نے کسی کو نہیں جنا۔ اور نہ اس کو کسی نے جنا ہے (اس کے ماں باپ کوئی نہیں ہیں) (۴) اور نہ اس کی کوئی برابری کر سکتا ہے۔

سورۂ اخلاص مکہ معظمہ میں نازل ہوئی چار آیتیں ہیں، جس میں توحید کا بیان ہے شانِ نزول یہ کہ کفار مکہ یہودیوں کے بہکاوے میں آکر رسول اللہ سے بار بار پوچھتے تھے کہ تمہارا اللہ کون ہے، نعوذ باللہ، اللہ کا نسب نامہ کیا ہے۔ اس کے ساتھ کون کون ہے انہی سوالات کے بعد یہ سورۃ نازل ہوئی یہ سورۃ سن کر کفار مکہ خاموش ہو گئے۔"

۲۔ گردے نبیا جی گروی زاپنی
امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ

۲۔ سرورِ انبیا کی سرورانہ بات
امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ

عنہ فرموتات کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرمولے کہ سادچ کا ماچو دار و مدار نیتے اوپر
اشے، یعنی ہر انسا چی نیتے مطابق جزا و سزا
دیون وتا ہندا جے کو نتو مالوس اللہ تعالے
انی اللہ چے رسول سبب ہجرت کیلو تزین تیچی ہجرت
اللہ انی اللہ چے رسول سبب ذاتلی انی جے
کو نتو مالوس دنیا حاصل کرویا کو نتو ابولئے
سرین نکاح کر دچا سبب ہجرت کیلو تزین
تیچی ہجرت تیں مقصدا سبب کچھ ذانلو (بخاری
وسلم) (نقش نوائسط نمبر ۲)

۳۔ ابولی انی پردو

لے خالتون! ابنو تو ہر آن پردو
توجی عزتے جو نگہبان پردو ھی دراصل بے
پردگی بے حیائی جیا دار ابولئے چی پہچان پردو
لو ھیں فیشنا درھی عریانیت ورکر دنا کھا
ہرگز گے قربان پردو اشے قہر ربا چے بے پردگی
ورکہ ربا کے محبوب ہر آن پردو محمد سلیم محتشم
(نقش نوائسط ۲)

عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ سارے کاموں کا دارومدار
نیت پر ہے یعنی ہر آدمی کی نیت کے مطابق
جزا و سزا ملے گی۔ لہذا جس آدمی نے اللہ
تعالےٰ اور اللہ کے رسول کے لیے ہجرت کی
اس کی ہجرت اللہ اور اللہ کے رسول کے لئے
ہوئی۔ اور جس کسی آدمی نے دنیا حاصل کرنے
کی خاطر یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی خاطر
ہجرت کی اس کی ہجرت اسی مقصد کے لئے
ہوگی (بخاری وسلم)

۴۔ عورت اور پردہ

اے خاتون تو ہر وقت پردے کو اپنا۔
کیوں کہ پردہ تیری عزت کا نگہبان ہے بے
پردگی دراصل بے حیائی ہے حیادار عورت
کی بڑی پہچان پردہ ہے، تو اس فیشن اور
اس عریانیت پر پردہ کو ہرگز قربان مت کر
بے پردگی پر خدا کا عتاب ہے کیوں کہ پردہ
خدا کو بہت عزیز ہے (محمد سلیم محتشم)